بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — بروز ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۲ رجب ۱۳۹۲ھ، ۲ تبوک ۱۳۵۱ ہش، ۲ ستمبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۰۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

83

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ـ یکم تبوک ـ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں ـ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔
احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

قائم مقام ناظم انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ

مکرم بابو احمدالدین صاحب کو قائم مقام ناظم انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ مقرر کیا گیا ہے مجالس انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ نوٹ فرمالیں اور اُن سے پُورا پُورا تعاون فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

عشرۂ وقفِ جدید

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید)

وقفِ جدید کی مالی حالت اِس وقت قابلِ فکر ہے۔ آمد وقفِ جدید کے اخراجات کی متحمل نہیں ہو رہی ہے اِس لئے امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی یکم تا ۱۰ تبوک ۱۳۵۱ ہش (یکم تا ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء) "عشرۂ وقفِ جدید" منا کر ممنون فرماویں۔ جس میں جماعتوں اور احباب کے وعدہ جات و وصولی چندہ وقفِ جدید کا جائزہ لیکر کمی کو اضافہ بلکہ نمایاں اضافہ میں بدلنے کی کوشش فرمائی جائے۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ہیلتھ سنٹرز، درسگاہیں، قرآنِ عظیم کی اشاعت

نصرت جہاں سکیم کے ماتحت مغربی افریقہ کے ممالک میں ہیلتھ سنٹرز کھل رہے ہیں۔ درس گاہیں جاری ہو رہی ہیں۔ قرآنِ عظیم کی اشاعت وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے۔

اِس کام کو وسعت دینے اور اپنا قدم آگے سے آگے بڑھانے کے لئے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔ اور اِس میں دل کھول کر حصہ لیجیئے۔
جزاکم اللہ خیرا۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو ڈھونڈتا ہے وُہی پاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اُسی کے لئے کھولا جاتا ہے

یقینِ کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں

"اے لوگو! تم پر واضح رہے کہ دین کی تائید کے لئے ایک شخص بھیجا گیا لیکن تم نے اُسے شناخت نہیں کیا۔ وُہ تمہارے درمیان ہے اور وُہی ہے جو بول رہا ہے۔ پر تمہاری آنکھوں پر بھاری پردے ہیں۔ اگر تمہارے دل سچائی کے طلبگار ہوں تو جو شخص خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اُس کا آزمانا بہت سہل ہے۔ اُس کی خدمت میں آؤ۔ اور اُس کی صحبت میں دو تین ہفتے رہو، تا اگر خدا تعالیٰ چاہے، تو اُن برکات کی بارشیں جو اُس پر ہو رہی ہیں اور وہ حقانی وحی کے انوار جو اُس پر اُتر رہے ہیں۔ اُن میں سے تم بچشمِ خود دیکھ لو۔ جو ڈھونڈتا ہے وُہی پاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اُسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اگر تم آنکھیں بند کرکے اور اندھیری کوٹھڑی میں چھپ کر یہ کہو کہ آفتاب کہاں ہے تو تمہاری عبث شکایت ہے۔ اے نادان اپنی کوٹھڑی کے کواڑ کھول اور اپنی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھا۔ تا تجھے آفتاب نظر آوے۔ بلکہ اپنی روشنی سے تجھے منوّر کرے۔ ...... دین کس چیز کا نام ہے۔ اور اِس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں۔ اور کیونکر اور کن راہوں سے وُہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں؟ سو جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اِس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وُہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقاتِ نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اِس یقینِ کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اِس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا۔ بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے۔ اور جو آسمان سے اُترا وُہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۴۱، ۴۲)

پبلشر: مسعود احمد ◊ پرنٹر: سید عبدالحی ◊ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ◊ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ ◊ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم تبوک ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعترافِ صداقت

اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو تحریکیں دُنیا کی اصلاح اور تزکیہ نفوس کے لئے جاری کی جاتی ہیں، انہیں شدید مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سخت مشکلات و مصائب اور ہر طرح کے نامساعد حالات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان تمام مخالفتوں کے باوجود یہ تحریکیں جن اصولوں اور نظریات کی خاطر قائم ہوتی ہیں۔ وہ دنیا میں بہر حال قائم ہو کر رہتے ہیں۔ بلکہ خود مخالف حلقے بھی غیر محسوس طور پر انہیں اپناتے چلے جاتے ہیں۔ یوں زُبان سے وہ مخالفت کا دم بھریں گے۔ لیکن عملاً جلد یا بدیر وہ انہیں تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اِس طرح اپنے عمل سے ان نظریات کی صداقت پر مہرِ تصدیق ثبت کر دیتے ہیں۔ اِس کی نہایت واضح اور روشن مثال اسلام کے ظہور اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بعثت کے وقت ہمیں ملتی ہے۔ یوں تو مُشرکینِ عرب، یہودی اور عیسائی وغیرہ سبھی اسلام کی مخالفت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ لیکن تاریخ کے ناقابلِ تردید دلائل سے اِس امر کو ثابت کیا جا سکتا ہے کہ یہ سب مخالفین اسلام کے پیش کردہ نظریات سے کم و بیش متأثر ہوئے اور رفتہ رفتہ کسی نہ کسی رنگ میں ان نظریات کو اپناتے چلے گئے۔ مثلاً اسلام نے نظریۂ توحید پیش کیا۔ عیسائی بظاہر اس سے بالکل متضاد عقیدہ رکھتے ہیں، یعنی تثلیث کے قائل ہیں اور ایک کی بجائے تین خداؤں کو مانتے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ توحید کے اس اعلیٰ و ارفع اور بہترین نظریہ سے متأثر ہوتے چلے گئے جو اسلام نے پیش کیا، حتیٰ کہ آج ان میں ایسے فرقے بھی موجود ہیں جو اعلانیہ توحید کے قائل ہیں۔ اور ان میں سے جو لوگ اب بھی تثلیث کے قائل ہیں وہ بھی اب اِس کی ایسی توجیہہ کرنے لگے ہیں جو اسلامی نظریۂ توحید کے قریب ہو۔ یہ تو صرف ایک مثال ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہر مذہب و ملّت کے پیرو غیر محسوس طور پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے وجود باجود سے گہرے طور پر متأثر ہوئے اگر وہ زبان سے اقرار نہ بھی کریں تو کم از کم ان کے دِل ضرور آپؐ کے پیش کردہ اصولوں کی حقانیت کو محسوس کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس جذب و کشش کی قوت کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"آپؐ میں جذب اور کشش کی قُوّت تمام راستبازوں سے بڑھ کر تھی۔ جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ آپؐ کی زندگی میں ہی کُل عرب مسلمان ہو گیا۔ یہ کشش اور جذب جو مامورین کو دیا جاتا ہے، مستعد دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔" (الحکم ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۵ء)

اس زمانہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ایک عظیم رُوحانی فرزند سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعے غلبۂ اسلام کی غرض سے جو تحریک اللہ تعالیٰ کے اذن سے قائم ہوئی ہے اس کی مقبولیت اور اثر و نفوذ کی بھی یہی کیفیت نظر آتی ہے۔ احمدیت نے غیر اسلامی اثرات کو مٹا کر جو صحیح قرآنی نظریات پیش کئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقبول ہو رہے ہیں اور وہ لوگ بھی انہیں اپنا رہے ہیں، جو پہلے ان کے مخالف تھے۔ اِس تبدیلی کی ایک نمایاں مثال عقیدۂ وفاتِ مسیح کی مقبولیت ہے۔ جسے اِس زمانہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام نے پیش کیا اور قرآن کریم و احادیث نبویہ کی رُو سے یہ ثابت کیا کہ یہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے۔ جس پہ رسولِ الکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے صحابہؓ اور قرنِ اوّل کے مسلمان قائم تھے، اس عقیدہ کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے بڑی تحدّی کے ساتھ پیش کیا اور پھر بطور پیشگوئی یہ فرمایا کہ:-

"یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پُوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے .... سخت نا امید اور بدظنّ ہو کر اس عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

یہ پیشگوئی آج پوری ہو رہی ہے۔ وہ اصحاب بھی جو پہلے عقیدہ حیاتِ مسیح کے قائل تھے، رفتہ رفتہ اسے ترک کرتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ دنیا کی سب سے مشہور اور قدیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ ازہر قاہرہ کے ریکٹر الشیخ محمود شلتوت جیسے جیّد اور متبحر عالم بھی یہ عقیدہ ترک کر چکے ہیں اور برملا اِس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ:-

"قرآنِ کریم اور صحیح و مُستند احادیث میں ہمیں ہرگز کوئی ایسا اشارہ نہیں ملتا جس پر اِس عقیدے کی بنیاد رکھ سکیں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پہ اُٹھائے گئے اور وہ اب تک وہاں بقیدِ حیات ہیں۔"

آپ نے قرآنِ کریم کی مختلف آیات کا حوالہ دے کر لکھا:-

"اگر ہم ان آیات کے بنیادی اور حقیقی معنی لیں تو یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور اس عقیدہ کے حق میں کوئی دلیل نہیں ملتی کہ مسیح علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں اور ان پر موت نہیں آئی۔"

(مجلّۃ الازہر قاہرہ فروری ۱۹۶۰ء)

حال ہی میں ملک میں تحریک خاکسار کے بانی علامہ عنایت اللہ مشرقی مرحوم کی برسی منائی گئی ہے اور اخبارات نے اُنہیں "مجاہدِ اعظم" "دینی علوم پر پورا پورا عبور رکھنے والے" "عالمِ بے بدل" اور "یکتائے زمانہ راہنما" قرار دیا ہے۔ یہی علامہ مشرقی اپنی مشہور تصنیف "تذکرہ جلد اول" میں وفاتِ مسیح کا تاریخی ثبوت دینے کے بعد لکھتے ہیں:-

"حضرت عیسیٰ کی موت بھی اسی سُنّتِ الٰہیہ کے مطابق واقع ہوئی تھی۔ جس کی بابت قرآن نے کہا ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا (فاطر)"

مندرجہ بالا حوالوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ حقیقی اسلامی عقائد اور قرآنی نظریات کو دوبارہ دُنیا میں قائم کرنے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جو عظیم الشان علم کلام پیش فرمایا وہ کتنا مقبول ہو رہا ہے اور کس طرح اس کا اثر و نفوذ برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السّلام کا پیش کردہ عظیم الشان لٹریچر غیر محسوس طور پر خیالات و افکار میں ایک عظیم انقلاب بپا کر رہا ہے۔ آپ کے پیش کردہ نظریات (جن کا مقصد اسلام اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو ثابت کرنا ہے) اب قبولِ عام کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ابھی برملا اس کا اعتراف بالعموم نہیں کیا جاتا۔ لیکن گہری اور وقیع نظر رکھنے والے جرأت مند اربابِ علم و دانش نے تو آج سے چونسٹھ برس قبل ہی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تھا۔ یہ حقیقت تسلیم کر لی تھی کہ:-

"مرزا صاحبؒ کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اُس وقت تک کہ مُسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایتِ اسلامی کا جذبہ اُنکے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے، قائم رہے گا۔"

"ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دُنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دُنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دُنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔"

(اخبار وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی میں مسجد محمود کا شاندار افتتاح

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی)

دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان رہائش پذیر ہوں خواہ ایک دو خاندان ہی ہوں۔ وہاں اسلامی تعلیم کے لحاظ سے مسجد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ مسجد ان کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتی اور ان میں دینی روح قائم و دائم رکھتی اور انہیں ہمیشہ یکجان اور متحد رہنے کا عملی سبق دیتی ہے۔ نیز اگلی نسلوں کی تربیت اور دینی تعلیم کا موجب ہوتی ہے۔

مسجد کی اسی اہمیت کی وجہ سے مغربی افریقہ میں احمدیت کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں جہاں بھی ان علاقوں میں کوئی جماعت قائم ہوتی تھی۔ خواہ وہ کتنی چھوٹی ہوتی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے حضور خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فوراً یہ ارشاد فرماتے کہ اب وہاں جتنی جلدی ہو سکے مسجد بنائی جائے خواہ وہ بالکل معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ حضور کے اسی ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بیرونِ پاکستان مساجد کی تعمیر کی ایک مہم جاری ہے۔ مارو جزائر فجی میں مسجد محمود کی تعمیر بھی اسی مہم کا ایک حصہ ہے اس مسجد کی بنیاد حضرت المصلح الموعودؓ کی وفات سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ نے فجی تشریف لا کر اسی وقت رکھی جب کہ آپ وقفِ عارضی کے ماتحت ۱۹۶۵ء میں چند روز کے لئے فجی تشریف لائے تھے۔ لیکن بعد میں بعض رکاوٹوں اور مشکلات کی وجہ سے اس کی عمارت جلد تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔

ابتدائی مراحل

اس مسجد کی تعمیر کی تحریک اور اس کے لئے زمین کا حصول اور دیگر سب بنیادی کام محترم شیخ عبدالواحد صاحب فاضل سابق مبلغ انچارج فجی مشن کی انتھک اور مخلصانہ کوششوں اور جماعت مارو کی قربانیوں اور خاص توجہ سے انجام پایا۔ ایک مرحلہ پر آکر اس کی تعمیر کا کام بعض ناگزیر مشکلات کی وجہ سے چند سال تک رکا رہا۔ جماعت مارو سے کچھ سستی بھی ہوئی۔ لیکن اب ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء میں جماعت نے خاص ہمت سے کام لیا اور مارو اور ناندی کے مخلصین کی خاص توجہ اور محنت اور فجی کے بعض مخیر احمدی احباب کی قربانی اور کوششوں کے نتیجہ میں اسی سال اپریل کے آخر میں کئی ایک جنرل وقار عملوں کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد ہر لحاظ سے مکمل ہو گئی۔

قریباً پانچ سو ڈالر انہیں جماعتی فنڈ سے دیا گیا۔ اس کے علاوہ انہیں لوکل جماعتوں اور غیر از جماعت دوستوں اور غیر مسلموں سے بھی چندہ لینے کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ انہوں نے اس اجازت سے پورا فائدہ اٹھایا اور اکثر نے اپنے ذاتی کام چھوڑ کر مسجد کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

اپریل کے آخر میں خاکسار نے مسجد کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس سلسلہ میں مارو اور ناندی کے بھائیوں، بہنوں اور بچوں سب کو بار بار وقار عمل کرنے پڑے اور بعض غیر مسلم بھائیوں نے اپنی لاریاں، ٹرک وغیرہ مفت دے کر اور کچھ عمارتی سامان پیش کر کے بھی ان کی مدد فرمائی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ بفضلہ تعالیٰ یہ کام ایسی خوش اسلوبی اور مکمل طور پر کیا ہوا تھا۔ کہ خاکسار دیکھ کر حیران رہ گیا اور اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں، بہنوں، بچوں کی یہ قربانی قبول فرمائے اور اپنی خاص رحمت اور خاص نعمتوں اور ہدایت سے نوازے اور مسجد کو ہمیشہ آباد و بارونق رکھے۔ آمین۔

افتتاحی تقریب

چھ مئی کو اس مسجد کے افتتاح کی تاریخ مقرر کر کے مارو کی جماعت نے فجی ریڈیو اور لوکل اخباروں میں اہل فجی کو اس تقریب میں شمولیت کی عام دعوت دینے کے علاوہ ملک بھر کے چیدہ چیدہ مسلم اور غیر مسلم لوگوں کو خاص دعوتی کارڈ چھپوا کر بھجوائے اور شمولیت کی خاص دعوت دی۔ چنانچہ ۶ مئی کو جماعت ہائے احمدیہ فجی کے علاوہ کافی تعداد میں غیر از جماعت اور غیر مسلم معززین اور انڈین احباب بھی تشریف لے آئے۔ مارو کی جماعت کی طرف سے سب کے لئے رہائش اور کھانے وغیرہ کا بہت اچھا انتظام تھا۔

حضور کا ہمت افزا پیغام

جماعت مارو نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی اس موقع پر خاص دعا کی اور پیغام ارسال فرمانے کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل ایمان افروز برقی پیغام عین وقت پر مل گیا جو کہ بوقت افتتاح حاضرین کو پڑھ کر سنایا گیا۔

"مسجد محمودؓ مارو کا افتتاح اور تبلیغی جلسہ مبارک ہو اللہ تعالیٰ اس تقریب کو کامیاب اور سب کے لئے بابرکت کرے اس مسجد کو اس علاقہ میں اسلام کی اشاعت کا موجب بنائے۔ آپ سب کی کوششوں کو خاص قبولیت اور کامیابی سے نوازے اور اس راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق دے۔" آمین۔

اس کے بعد خاکسار نے قرآن کریم کی وہی خاص آیات تلاوت کیں جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں مسجد اقصیٰ کا افتتاح کرتے وقت تلاوت فرمائی تھیں ان کا ترجمہ اور حسب موقع تفسیر بیان کی اور پھر سب حاضرین کے ساتھ اجتماعی دعا کرائی اور پھر جب کہ سب مجمع مسنون دعائیں پڑھ رہا تھا۔ اس عاجز نے خدا کے اس مقدس گھر کا افتتاح کیا۔ سب احباب نے دو دو رکعت تحیۃ المسجد نفل ادا کئے جس کے بعد اذان دی گئی اور نماز ظہر جماعت ادا ہوئی اس کے بعد سب حاضرین مردوں، عورتوں اور بچوں نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ غیر مسلم دوستوں کے لئے بھی کھانے کا علیحدہ خاص انتظام تھا۔ جو ان سب نے شوق سے تناول فرمایا۔

جلسہ عام

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مسجد کے افتتاح سے متصل خاکسار کی صدارت میں جلسہ عام شروع ہوا جس میں باہر سے آئے ہوئے مہمانوں اور اہل مارو کے علاوہ اردگرد کی آبادیوں کے لوگ بھی شریک ہوئے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو کہ لاؤڈ سپیکر پر مکرم مولوی محمد قاسم صاحب نے کی پھر مکرم محبوب یوسف خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فجی نے جماعت کی طرف سے سب دور و نزدیک سے آئے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور نئی تعمیر شدہ مسجد کے متعلق بعض معلومات بہم پہنچاتے ہوئے بتایا کہ باوجود ظاہری سامان نہ ہونے کے اور بعض بڑی بڑی ہستیوں اور جماعتوں کی طرف سے مخالفت ہونے کے باوجود جماعت احمدیہ مارو کا یہ شاندار عظیم عمارت مکمل کر لینا بلاشک خدا کی قدرت کا زندہ نشان اور احمدیت کے حق میں اس کی تائید و نصرت کی ناقابلِ انکار دلیل ہے۔

جنرل سیکرٹری صاحب کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ مارو کے سیکرٹری برادرم اعظم خلیل صاحب تشریف لائے اور انہوں نے تفصیل سے مسجد محمودؓ کی بنیاد رکھنے سے اس کی تکمیل تک کے سارے حالات کا جائزہ لیا اور سب مشکلات اور مخالفتوں کے طوفان اور مالی رکاوٹوں وغیرہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ غیب سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابی محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو مسجد کی بنیاد رکھنے کے لئے یہاں لے آیا اور انہوں نے فجی کے بعض چوٹی کے لوگوں کے سامنے اس کی بنیاد رکھی اور خاص دعائیں کیں۔ انہوں نے آخر میں نام بنام کئی ہندو اور غیر مسلم بھائیوں اور غیر از جماعت احباب اور بعض مخیر احمدی احباب کا تذکرہ کیا جنہوں نے محض خدا تعالیٰ کی خاطر اس مسجد کی تعمیر میں بذریعہ مال اور سامان مدد بہم پہنچائی اور ان سب کا شکریہ ادا کر کے ان کے لئے دعا کی درخواست کی اس سلسلہ میں بھائی خلیل صاحب نے جماعت احمدیہ ناندی کے سابق پریذیڈنٹ بھائی محمد جان خان صاحب مرحوم کا خاص طور ذکر فرمایا کہ وہ اس مسجد کی بنیاد سے لے کر اپنی وفات تک اپنے شہر ناندی سے آکر ہماری مدد فرماتے رہے اور اپنے وقت اور مال کی قربانی کرنے کی انہیں توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے ان کی قربانیاں قبول فرمائے اور درجات بلند کرے۔ آمین۔

آخر میں خاکسار نے آیت کریمہ وان المساجد للہ الخ اور ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ الخ کی تلاوت کر کے اسلام میں مسجد کا مقام اور حکمت و افادیت واضح کی اور سب احباب اور حاضرین اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔ نیز مسجد کی بعض ضروریات کے لئے چندہ کی اپیل کی جس کے نتیجہ میں تقریباً دو سو پچاس ڈالر خدا کے فضل سے اسی وقت جمع ہو گئے۔ الحمد للہ اور اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ربوہ

پاکستان کے نامور اور مایہ ناز سائنسدان مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق امریکی شعبہ اطلاعات کے انگریزی ماہنامہ "پینوریما" (Panorama) کی تازہ ترین اشاعت (شمارہ جلد ۲) میں ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے پیش ہے۔

"علم تمام بنی نوع انسان کی مشترکہ میراث ہے"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو بغداد کے ایک خلیفہ نے آج سے ایک ہزار سال قبل کہے تھے اور یہی وہ الفاظ ہیں جو ۱۹۶۱ء میں پاکستان کے ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی تقریر کے دوران جبکہ سابرٹ اوپنہیمر میموریل ایوارڈ کو قبول کرتے ہوئے دہرائے۔ یہ ایوارڈ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جنوب مشرقی ریاست فلوریڈا میں میامی یونیورسٹی سنٹر برائے نظری مطالعہ کی جانب سے پیش کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام جو اس وقت ٹریسٹے (اٹلی) میں بین الاقوامی مرکز برائے نظری طبعیات کے ڈائریکٹر اور امپیریل کالج لندن میں نظری طبعیات کے پروفیسر ہیں ان چیدہ لوگوں میں سے ایک ہیں جو ذرات (یا ایٹم کی) مرکزائی ساخت اور اس کے بنیادی اجزاء کے بارے میں دنیا بھر میں مستند تسلیم کئے جاتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ بین الاقوامی سائنسدانوں میں جو امتیازی مقام انہیں اس وقت حاصل ہے وہ کیونکر حاصل ہوا۔ عبدالسلام ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو جھنگ (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے پنجاب میں تعلیم پائی۔ سکول سے لیکر یونیورسٹی تک تمام امتحانات میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی۔ نتائج کے لحاظ سے جو ریکارڈ انہوں نے قائم کئے ان میں سے بعض ایسے ہیں جو ابھی تک نہیں ٹوٹے۔ ۱۹۴۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ریاضیات میں ایم اے کی سند امتیاز کے ساتھ حاصل کرنے کے بعد وہ انگلستان چلے گئے اور کیمبرج یونیورسٹی سے ریاضیات اور طبعیات دونوں میں ٹرائی پاس حاصل کیا۔ اس کے بعد انہوں نے کیمبرج میں ہی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور ۱۹۵۲ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی۔ اس کے بعد پاکستان واپس آگئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضیات کے پروفیسر اور بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ ریاضیات کے صدر مقرر ہوئے۔

۱۹۵۱ء میں پرنسٹن (نیوجرسی) کی انسٹی ٹیوٹ فار ایڈوانس سٹڈی کے فیلو، نیز کیمبرج کے سینٹ جانز کالج کے فیلو منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کو خیرباد کہا اور کیمبرج یونیورسٹی میں ریاضیات کے لیکچرار مقرر ہوئے۔

اب سے ڈیڑھ سال قبل جب انہیں اوپنہیمر ایوارڈ عطا کیا گیا تو اس موقعہ پر انہوں نے ڈاکٹر اوپنہیمر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا "میرے تجربہ میں وہ سب سے زیادہ تیز ذہن کے مالک تھے"۔ میامی کی انسٹی ٹیوٹ اور ٹریسٹے کا بین الاقوامی سنٹر دونوں کا قیام انہیں کی توجہات کا رہین ہے۔

ڈاکٹر سلام نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا "یہ دونوں ادارے ان کی شخصیت کے اس پہلو کے آئینہ دار ہیں کہ وہ خود کے متلاشی رہتے تعاون پرستش کی وسعتی تحریکات کی مظہر ہے کہ بین الاقوامیت ان کی نمایاں خصوصیت تھی"۔

اوپنہیمر ایوارڈ ایک طلائی تمغہ اعتراف قابلیت اور ایک ہزار ڈالر کی اعزازی رقم پر مشتمل ہوتا ہے اور میامی سنٹر کی سائنٹیفک کونسل کی سفارش پر عطا کیا جاتا ہے اس کونسل کے بارہ ممبر ہیں جن میں سے تین وہ ہیں جنہیں طبعیات میں نوبل پرائز ملا ہے۔

پاکستان کی فلاح و بہبود اور ترقی سے جو دلچسپی انہیں (ڈاکٹر سلام کو) ہے اس میں وطن سے باہر چلے جانے کی وجہ سے قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ترقی پذیر ممالک میں ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے سائنسدانوں کی تربیت ایک ایسا امر ہے جس میں بین الاقوامی ممالک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

انہوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ "ہمیں اپنے ملک میں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو فنی اعتبار سے درآمد کی جانے والی اشیاء کے بارے میں انتہائی سائنسی اور فنی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔ اس قسم کے آدمیوں کو پیدا کرنے کے لئے میرے وطن جیسے ملک کو نہایت اعلیٰ بنیادی سائنس کی ضرورت ہے اور ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو اس کی یونیورسٹیوں میں اس کی تخلیق کر سکیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس قسم کے آدمیوں کا میں نے ذکر کیا ہے اگرچہ وہ تعداد میں تھوڑے ہی ہونگے لیکن انہیں پاکستان نیز اور دوسرے ترقی پذیر ملکوں میں کیسے پیدا کیا جائے اور کیسے اپنے ملک میں رکھ کر ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو برقرار رکھا جائے؟ یہ وہ مسئلہ ہے جس کا حل میں چاہتا ہوں کہ بین الاقوامی سائنسدانوں کا طبقہ اور ان کی [illegible] کو چلانے والے لوگ اپنے ذمہ لیں۔

مجھے یقین ہے کہ یہ مسئلہ بین الاقوامی سائنسی تعاون سے حل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ٹریسٹے میں ہم نے اس کی کوشش کی ہے۔"

ڈاکٹر سلام سائنسدانوں کے اس گروہ کے ایک فرد ہیں جنہوں نے ایک سال قبل اقوام متحدہ کی مشاورتی کمیٹی میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ ایک بین الاقوامی سائنس فاؤنڈیشن قائم کی جائے اور اس کے وہی فرائض ہوں جو امریکہ میں نیشنل سائنس فاؤنڈیشن کے ہیں۔

پاکستانی سائنسدان نے اس سلسلہ میں کہا "ہمارا خیال ہے کہ انٹرنیشنل سائنس فاؤنڈیشن چھوٹا سا ایک ایسا ادارہ ہو جس کا کام امدادی عطایا دینا ہو اور اس کی تمام تر توجہات صرف ترقی پذیر ملکوں کی رہنمائی تک محدود ہوں۔"

ڈاکٹر سلام پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے ۱۹۵۹ء سے ممبر ہیں نیز پاکستان ایسوسی ایشن فار دی ایڈوانسمنٹ آف سائنس کے ممبر اور اس کے ایک سابق صدر ہیں۔

۱۹۶۸ء میں انہیں "ایٹم برائے امن" کا ایوارڈ نیویارک شہر میں عطا کیا گیا۔ اس اعزاز میں سویڈن کے ڈاکٹر سگورڈ ایکلم اور امریکہ کے ڈاکٹر ہنری ولف سمتھ ان کے ساتھ شریک تھے۔ اس موقعہ پر ان تینوں سائنسدانوں کی خدمات کے اعتراف کے سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا کہ "آپ لوگوں نے جس قدر دلچسپی اور فدائیت سے بین الاقوامی کانفرنسوں، کونسلوں اور ایجنسیوں میں کام کیا ہے اس نے ہمارے لئے ایسی قیادت کی بنیاد رکھدی ہے جو تنگ دماغی یا جغرافیائی حدود سے ناآشنا محض ہے۔"

ان تینوں سائنسدانوں میں سے ہر ایک کو طلائی تمغہ عطا کیا گیا اور مشترکہ طور پر نوے ہزار ڈالر کی اعزازی رقم پیش کی گئی۔ یہ مخصوص ایوارڈ اسلئے قائم کیا گیا کہ امریکہ کے ایک سابق صدر آئزن ہاور نے ۱۹۵۳ء میں اقوام متحدہ میں بیان دیتے ہوئے کہا۔

"ایک بین الاقوامی اٹامک انرجی ایجنسی اگر قائم کر دی جائے تو وہ پرامن مباحثات کے لئے ایک نئی راہ پیدا کر سکتی ہے ..... اگر دنیا نے اس جمود کو توڑنا ہے جو خوف نے مستولی کر رکھا ہے اور قیام امن کے لئے کوئی مثبت قدم اٹھانا ہے .... تو ایسی تجاویز کو تلاش کرنے کے لئے محرک پیدا کرنا ہوگا جس کے ذریعہ جدید سائنس کو نسل انسان کی مذمت نہ کر کے اس کی بہتری کے لئے استعمال کیا جا سکے۔"

جب سائنٹیفک کونسل نے ۱۹۶۱ء میں ڈاکٹر سلام کو اوپنہیمر ایوارڈ کے لئے منتخب کیا تو تبصرہ کے رنگ میں کہا "ذرات سے متعلق نظری طبعیات میں کئی جدید یافتوں اور تحقیقات کے علاوہ عمومی رنگ میں سائنس کی ترقی میں انہوں نے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں اس کا ایک خصوصی پہلو یہ ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کی مختلف حیثیتوں میں نمائندگی کرتے ہوئے انہوں نے اس (اقوام متحدہ) کی سائنسی کارگزاریوں پر نہایت اہم اور مفید رنگ میں اثر ڈالا ہے۔"

وقف جدید اور انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں۔"

انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ نہ صرف احمدی بچوں کو وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھانے کا اہل بنائیں۔ بلکہ ہر فرد جماعت کو وقف جدید کی خاطر قربانی کے میدان میں اس رنگ میں تیار کریں کہ سب کی اجتماعی کوششوں سے یہ مقدس تحریک کم از کم عرصہ میں زیادہ سے زیادہ مستحکم بنیادوں پر عالمگیر شکل اختیار کر سکے تا اسلام کے آفاق گیر غلبہ کے ایام کو قریب سے قریب تر لانا ممکن ہو سکے۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

واقفِ زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۱۷ ارتوبر کے مطابق ۱۲ ستمبر بروز منگل صبح ۸ بجے دفتر وکالت دیوان میں لیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل واقفین زندگی مقررہ وقت پر دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جاسکے۔ ان کو انٹرویو کے لئے انفرادی چٹھیاں بھجوا دی گئی ہیں۔ ان میں سے جن کی تعلیم میٹرک سے کم ہے انہیں انٹرویو کے لئے آنے کی ضرورت نہیں صرف دفتر ہذا کو اطلاع دے دیں۔

۲۔ ان کے علاوہ ایسے نوجوان جو واقف زندگی ہیں یا زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے اور وہ جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ بجا لانے کے خواہشمند ہیں اگر ان کا نام اس فہرست میں شامل نہیں تو وہ بھی فوری طور پر دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔ اور مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

۳۔ جن طلباء نے اس سال میٹرک۔ ایف اے کا امتحان تو دیا ہے لیکن ابھی تک نتیجہ نہیں نکلا یا کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں یا بی اے اور ایم اے کا امتحان دے رہے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ بھی وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا انہیں انٹرویو کی تاریخ مقرر کر کے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

نمبر شمار	نام امیدوار واقفِ زندگی	ولدیت مع پتہ
۱	محمد اشرف عارف	محمد عالم صاحب بدر۔ استقلال آباد۔ سرگودھا
۲	ناصر احمد زاہد	حکیم علی حسن صاحب چک ۸۹ شمالی۔ ضلع سرگودھا
۳	عبدالمجید	عبدالحمید صاحب معرفت کوہ نور ٹیکسٹائل ملز لائل پور
۴	مبارک احمد سیف	ملک غلام مصطفےٰ صاحب سعد اللہ پور۔ ضلع گجرات
۵	ظفر عباس	چوہدری عبدالکریم صاحب کنجاہ۔
۶	سید مختار احمد	سید محمد ایوب شاہ صاحب۔ کالرہ کلاں
۷	ایاز احمد	چوہدری مقصود احمد صاحب ورک۔ قیام پور درکاں ضلع گوجرانوالہ
۸	داؤد احمد	شریف احمد صاحب سنگھو۔ لوری والا تحصیل وزیر آباد
۹	مبارک احمد باجوہ	چوہدری محمد علی صاحب مرحوم۔ کھوڈالا۔ دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ
۱۰	محمد اکرم	چوہدری عنایت اللہ صاحب مالو کے بھگت
۱۱	عبدالقیوم	عبدالمجید صاحب عاجز مرحوم مصطفیٰ آباد۔ لاہور
۱۲	عنایت الدین	قریشی احمد شفیع صاحب نزد پرانا ڈاک خانہ۔ میانوالی
۱۳	داؤد احمد	ماسٹر فضل الحق صاحب۔ چارسدہ ضلع پشاور
۱۴	عبدالرشید	میاں عبدالحق صاحب۔ صدر گوگیرہ تحصیل اوکاڑہ ضلع ساہیوال
۱۵	عبدالحی	محمد علی صاحب نمبردار چک 373/E.B تحصیل پاکپتن
۱۶	محمود احمد	فضل احمد صاحب چک ۹/۱۱ ایل تحصیل و ضلع ساہیوال
۱۷	محمود احمد	چوہدری غلام قادر صاحب۔ گگو منڈی۔
۱۸	نسیم احمد	چوہدری عبدالعزیز صاحب چک 265/E.B
۱۹	محمود احمد	محمد اسحٰق صاحب۔ پیر جھنگی تحصیل لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ
۲۰	عبدالمجید	عبدالحمید صاحب چک 226/R.B
۲۱	عبدالرشید بھٹی	عبدالعزیز صاحب بھٹی۔ حمید پورہ۔ میرپور خاص ضلع تھرپارکر
۲۲	خلیل الدین	چوہدری غلام احمد صاحب چک ۱۶۸ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر
۲۳	مبارک احمد	سلطان احمد صاحب گوندل۔ گوٹھ گونسا تحصیل ٹنڈو الہیار ضلع حیدرآباد
۲۴	فضل احمد	ستار محمد صاحب معرفت ماسٹر عبدالرزاق صاحب۔ بنو میرپور آزاد کشمیر
۲۵	فاروق احمد	محمد نواز خان صاحب چک ۱۹۷ ر۔ ج۔ ب۔ ضلع جھنگ
۲۶	حبیب احمد	محمد اسماعیل صاحب چک نواں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ
۲۷	عبدالغفار خان	عبدالرزاق خان صاحب دکاندار۔ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ
۲۸	نعیم احمد	محمد سلیم صاحب دکاندار دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ
۲۹	سردار رفیق احمد	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ۔ ضلع جھنگ
۳۰	سفیر احمد	نذیر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ضلع جھنگ
۳۱	مظفر احمد	چوہدری منظور الدین صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اجتماعی مقابلہ جات (فٹ بال۔ والی بال، کبڈی، رسہ کشی) میں سات ٹیمیں شامل ہو سکیں گی۔ ٹیموں کے علاقہ کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے۔ ہر علاقہ کے کھلاڑی قائد مقامی کی معرفت اپنے علاقہ کے قائد سے رابطہ قائم کریں۔

۱۔ کراچی۔ علاقہ حیدرآباد۔ علاقہ کوئٹہ۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب حیدرآباد ڈویژن ہوں گے۔

۲۔ سرگودھا ڈویژن مع احمد نگر۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب۔ سرگودھا ڈویژن ہوں گے۔

۳۔ لاہور ڈویژن۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب لاہور ڈویژن ہوں گے۔

۴۔ ربوہ۔ اس کے نمائندے مکرم مہتمم صاحب مقامی ہوں گے۔

۵۔ صوبہ سرحد۔ آزاد کشمیر۔ راولپنڈی۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب راولپنڈی ڈویژن ہوں گے۔

۶۔ ملتان ڈویژن۔ بہاولپور ڈویژن۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب بہاولپور ڈویژن ہوں گے۔

۷۔ خیرپور ڈویژن۔ اس کے نمائندے مکرم قائد صاحب خیرپور ڈویژن ہوں گے۔

(منتظم ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو الشافی

محترم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی رائے بے بی ٹانک سے متعلق

"میں دس سال سے بچوں کو دانت نکالنے کے دوران استعمال کروا رہا ہوں ... اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید پایا ہے بچے عموماً محسوس تک نہیں کرتے کہ دانت نکال رہے ہیں نہ اسہال آتے ہیں۔ نہ آنکھیں دکھتی ہیں۔ عام صحت بھی معمول کے مطابق رہتی ہے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں" قیمت ۲/- خرچ پیکنگ، ڈاک ۷۰/۱

ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی ربوہ

جمالِ تبسم ← کمالِ فلورا

دانتوں اور مسوڑھوں کی حفاظت و نفاست کے لئے

خاندان بھر کی ضرورت

فلورا ٹوتھ پاوڈر

تھوک خریدنے کے لئے

نوید جنرل سٹور گولبازار ربوہ سے رجوع فرماویں

ایجنٹ صاحبان الفضل کی توجہ کے لئے

ضروری اعلان

بل ماہ اگست ۱۹۷۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی ادائیگی دس ستمبر تک ضرور کر دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ماہ اگست گزر چکا ہے قائدین اور ناظمین خدام الاحمدیہ چندہ خدام فوراً ارسال کریں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تمہارے ذریعہ سے وہ گرم ہوائیں چلیں گی جو کفر کی سردیوں کو بالکل دور کر دیں گی

تمہارے قلب سے تسکین کی وہ شعاعیں نکلیں گی جو گناہوں کی آگ کو بالکل سرد کر دیں گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

پس اپنے اندر تغیر پیدا کرو اور اپنے دماغوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا کرو۔ جس طرح سان پر چاقو چڑھایا جاتا ہے اسی طرح جب تک اللہ تعالیٰ کی خشیت کی سان پر تم اپنے دماغوں کو نہ چڑھاؤ گے۔ جب تک تم اپنی زندگی خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بسر کرو گے اور جب تک تم مخلصین لہ الدین کا کامل نمونہ نہیں ہو گے۔ اس وقت تک تم سے کسی کام کی امید رکھنا یا خیال کر لینا اسلام یورپین اقوام کے مقابلہ میں جیت جائے گا۔ ایک حماقت اور جنون کی بات ہوگی۔ یورپین اقوام کے مقابلہ میں تم کس طرح جیت سکتے ہو جبکہ یورپین اقوام تم سے کئی گنا زیادہ کام کرتی ہیں۔ اور جرمن تم سے بیس گنے زیادہ کام کرتے ہیں۔ یہی حال دوسری اقوام کا ہے۔ کہ وہ بہت زیادہ محنت اور بہت زیادہ جفاکشی سے کام لینے کے عادی ہیں۔ اور جرمنوں اور امریکنوں اور انگریزوں کے متعلق تو تمہارے سے کاموں اور قربانیوں کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ بلکہ عیسائی آج دنیوی اغراض کے لئے جو قربانیاں کر رہے ہیں وہ تم خدا کے لئے نہیں کر رہے پس تمہارا اور ان کا مقابلہ ہی کیا۔ بسا اوقات لوگ سوال کیا کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کے نیک نتائج کیوں پیدا نہیں ہوتے۔ اور کیوں اسلام کی فتح کا دن اب تک قریب تر نہیں آجاتا اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم جو کچھ پیش کرتے ہیں وہ محض ذہنی باتیں ہوتی ہیں۔ اور لوگوں کے دل صرف ذہنی باتوں سے تسلی نہیں پا سکتے یورپ میں جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں وہ صرف اسی تعلیم کی وجہ سے قبول کرتے ہیں۔ جو قرآن کریم اور احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں درج ہے اور جس کے محاسن کو پیش کر کے ہم لوگوں کے قلوب کو فتح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ ہزاروں ہزار آدمی جو اسلام کے محاسن کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے ہیں جب ہماری حالت کے اعمال پر نگاہ دوڑاتے ہیں تو ان کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ ان کی خوشی سرد ہو جاتی ہے اور وہ ذہنی کے ذہنی رہ جاتے ہیں۔ پہلے تو وہ خیال کرتے ہیں کہ شاید آسمان سے ہمارے لئے ایک ایسا علاج نازل ہوا ہے جس سے ہمارے مزمن امراض دور ہو جائیں گے اور ہم بھی خوشی اور مسرت کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ مگر جب وہ ہماری طرف نگاہ دوڑاتے ہیں تو ان کے تمام ولولے دب جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں افسوس ابھی ہماری بیماری کے جانے کا وقت نہیں آیا وہ پھر کفرستان میں چلے جاتے ہیں پھر خدا کا خانہ خالی رہ جاتا ہے۔ پھر شیطان کی حکومت دلوں پر قائم ہو جاتی ہے اور پھر رحمان کی فوج کو شیطان سے برسرپیکار ہونا پڑتا ہے۔ پس جب تک تم اپنے اعمال سے یہ نہیں دکھا دیتے کہ اب تم وہ نہیں رہے جو پہلے ہوا کرتے تھے بلکہ تم تمام محنت کرنے والوں سے زیادہ محنت کرنے والے اور تمام قربانی کرنے والوں سے بڑھ کر قربانی کرنے والے ہو۔ تم زمین کے نہیں بلکہ آسمان کی مخلوق ہو۔ اس وقت تک تم دنیا میں کوئی تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر تم میں یہ اوصاف پیدا ہو جائیں تب اور صرف تب دنیا کے لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوں گے وہ تمہاری طرف پیاسوں کی طرح دوڑتے چلے آئیں گے وہ تم سے علاج اور دوا کے طلب گار ہوں گے کیونکہ وہ تمہارے چہروں پر وہ چیز دیکھیں گے جس کے دیکھنے کے وہ دیر سے متمنی اور خواہشمند ہیں اور تمہارے ذریعہ انہیں وہ چیز ملے گی جو دنیا میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔ تمہارے ذریعہ سے وہ گرم ہوائیں چلیں گی جو کفر کی سردیوں کو بالکل دور کر دیں گی۔ اور تمہارے قلب میں سے تسکین کی وہ شعاعیں نکلیں گی جو گناہوں کی آگ کو بالکل سرد کر دیں گی۔" (مشعل راہ ص ۵۶۹-۵۷۰)

امتحان اطفال برائے وظیفہ انعامی

احمدی بچوں میں سلسلہ سے متعلق معلومات حاصل کرنے کا ذوق پیدا کرنے کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی جانب سے ایک انعامی مقابلہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد کیا جاتا ہے۔ اس سال یہ اجتماع ۶-۷-۸ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔

احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس مقابلہ کے لئے بچوں کو تیار کرائیں۔ اس مقابلہ میں اوّل دوم آنے والوں کو علی الترتیب ایک سال کی پوری اور نصف فیس بطور وظیفہ مجلس کی جانب سے پیش کی جاتی ہے۔ امتحان کا نصاب حسب ذیل ہے:-

۱۔ بچوں کے لئے تاریخ احمدیت مؤلفہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب
۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی قبل از نبوت کے مختصر حالات
۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از قرآن کریم
۴۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی
۵۔ انٹرویو۔ معلومات عامہ متعلقہ اسلام واحمدیت
ملک کے موٹے موٹے جغرافیائی اور سیاسی حالات۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اجتماع انصار اللہ ضلع جہلم

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ان کا تربیتی اجتماع حسب منظوری محترم قائم مقام نائب صدر صاحب مورخہ ۲۲-۲۳ نومبر کو رسنگ جہلم میں منعقد ہوگا جس میں علاوہ سلسلہ کے دیگر علماء کے مرکزی نمائندہ بھی شرکت کرے گا انشاء اللہ

مجالس انصار اللہ ضلع جہلم کے اراکین سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے استفادہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہوالشافی

محترم چوہدری ناظر علی صاحب چک نمبر ۳ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور لکھتے ہیں:

میں اپنی بہو کے لئے لیکوریا کی دوائی لیکوکیور کے چار کیپسول کا مکمل کورس لے گیا تھا۔ صرف تین کیپسول کے استعمال سے ہی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دس بارہ سال پرانی بیماری کا نام و نشان تک نہ رہا۔ قیمت ۱۰/۰۰ روپے خرچہ پیکنگ و ڈاک ۱/۷۵ جوابی لفافہ بھجوا کر مریض کی کیفیت کے نمونہ کی ایک خوراک مفت حاصل کریں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لالوکھیت کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۲۶۶

سرمہ اعلیٰ حمید

اجوائن سے نہایت محنت کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ گرے۔ آشوب چشم موتیا خارش اور نظر کی کمزوری کے لئے مفید ہے

المنار دواخانہ ربوہ

درخواست دعا

۱۔ میری بیٹی نسیم فرحت نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اعلیٰ نمبروں میں کامیابی عطا فرمائے۔ (تہذیب حق اہلیہ مظہر الحق صاحب امریکہ۔ حال دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ میری لڑکی عزیزہ امۃ الودود صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب شمس چند دن سے بیمار ہے اور لائل پور جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (رحمت اللہ ... بشیر احمد ۳/۱۲ دار الصدر جنوبی ربوہ)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ اور بیٹی دو ماہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ کے نتیجہ میں ابھی تک تسلی بخش افاقہ نہیں ہوا۔ دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی محمد حسین صاحب پور ضلع سرگودھا)

۴۔ میرے بھتیجے عبد اللہ شاہ کے جسم کا پچھلا حصہ ۲۶ اگست کو ابلتے ہوئے دودھ سے بری طرح جل گیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر سید مہر علی شاہ فاضل آباد)